روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 7 جولائی 2006ء 10 جمادی الثانی 1427 ہجری 7 وفا 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 149

میزان میں بھاری کلمات

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

دو کلمات ایسے ہیں جو خدا کو بہت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے مگر میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 5927)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی جاننا چاہئے کہ جس خدا کی طرف ہمیں قرآن شریف نے بلایا ہے اس کی اس نے یہ صفات لکھی ہیں:۔

یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔ پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا۔ اور قیامت برپا کر دے گا۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا؟ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا ھو الرحمٰن یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے۔ اور اس کام کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ رحمٰن کہلاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ الرحیم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے۔ اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے۔ اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ اور پھر فرمایا مالک یوم الدین یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کارپرداز سب کچھ جزا سزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 372)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کارخیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کارخیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات گندم کھاتہ نمبر 225-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں کہ الفضل مورخہ 4 جولائی میں خاکسار کے متعلق دعا کا اعلان شائع ہوا ہے جو سہواً نامکمل ہی اشاعت کے لئے بھجوا دیا گیا۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ محترم ڈاکٹر محمود الحسن نوری صاحب کے زیر انتظام اینجیو پلاسٹی کے بعد الحمدللہ ای۔ سی۔ جی کے ذریعہ دل کی حالت تسلی بخش ہی ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ کچھ عرصہ سے معدہ میں تکلیف رہتی ہے تاہم بفضل خدا خاکسار دفتر میں حاضری دیتا ہے۔ قارئین کرام سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور تازیست مقبول خدمات دین کی توفیق اور انجام بخیر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن کیمپ

مورخہ 12 جولائی 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے سال جولائی 2005ء میں لگوائی جانے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب و خواتین استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 391

ایک ہندو جلیس کے عقیدت بھرے الفاظ

جناب غلام مرتضٰی خاں صاحب باغبانپورہ کے قلم سے دسمبر 1935ء کے سفر قادیان دارالامان کی ایمان پرور سرگزشت:۔

’’پچھلے دنوں جب مجھے قادیان دارالامان جانے کا موقعہ ملا۔ تو میں میاں محمود احمد صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور اور میاں شمس الدین صاحب ملازم ہائی کورٹ لاہور کے ہمراہ لالہ ملاوامل صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے ہم نشینوں میں سے ہیں کی ملاقات کے لئے ان کی دوکان پر گیا انہوں نے ہمیں نہایت محبت سے بٹھایا۔

............میں نے عرض کیا۔ لالہ صاحب ہم آپ کی زبان سے حضرت مسیح موعود کے متعلق کچھ سننا چاہتے ہیں۔

بے مثال غیرت

اس پر لالہ صاحب نے فرمایا:۔

حضرت مرزا صاحب کو پیغمبر صاحب کے متعلق نہایت درجہ کی غیرت تھی۔ دنیا دار انسان بعض اوقات مصلحت وقت کے مطابق اگر کوئی اس کے خلاف بھی ہے تو چپ رہتا ہے۔ مگر ہم نے مرزا صاحب کو بارہا دیکھا۔ اگر کوئی شخص خواہ وہ کس درجہ کا ہو پیغمبر صاحب کے متعلق کوئی ناگوار کلمہ کہتا۔ یا کسی قسم کا اعتراض کرتا۔ تو آپ نہایت حوصلہ سے پورے طور پر مفصل جواب دیتے۔ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کو نہایت درجہ کی غیرت تھی۔ آپ رسول کریمؐ کے خلاف ہرگز کسی قسم کی بات گوارا نہیں کرتے تھے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ میں فطرتاً اس بات کی برداشت نہ تھی۔ **آپ کو پیغمبر صاحب سے بہت عشق تھا۔ میں نے ایسا صاف گو انسان آج تک کوئی نہیں دیکھا۔**

حضرت مرزا صاحب کی طبیعت اپنے خاندان کے افراد سے بالکل علیحدہ تھی۔ آپ گوشہ نشین انسان تھے۔ آپ کا کام ذکر اللہ یا رسول کریمؐ کے متعلق اعتراضات کے جواب دینے کے بغیر ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔ دراصل یہ جماعت جو ترقی کر رہی ہے مرزا صاحب کی برکت سے کر رہی ہے۔

دو واقعات: پھر کہنے لگے۔ میں اس وقت دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک تو سیالکوٹ کے ایک اخبار نویس کا ہے۔ اور دوسرا لکھنؤ کے کیمیاگر کا۔

اور قسم کا انسان

جب حضرت مرزا صاحب کے متعلق عام شہرت ہوگئی۔ اور بہت کثرت سے لوگ آپ کے پاس آنے لگے۔ تو سیالکوٹ کے ایک اخبار نویس صاحب بھی یہاں آئے۔ انہوں نے خیال کیا۔ یہ شخص اس قدر مہمان نواز ہے اور بہت اخراجات کرتا ہے۔ اس کے پاس بہت روپیہ ہوگا۔ میں بھی اپنا کام چلاؤں۔ چونکہ میں بہت اچھا لکھ سکتا ہوں۔ مرزا صاحب مجھ سے اپنی شہرت کے لئے مضمون لکھوائیں گے۔ اور میں بھی مرزا صاحب کی آمد میں شریک بن جاؤں گا۔ وہ آیا اور مہمان خانہ میں ٹھہرا اور کچھ روز اس امید میں رہا۔ کہ مرزا صاحب میری قدر کریں گے مگر چونکہ آپ کا کام ایک اور رنگ رکھتا تھا۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب کی کسی نے ضرورت محسوس نہ کی۔ اور وہ بچارا چندروز ٹھہر کر آخر یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ کہ یہ تو انسان ہی اور قسم کا ہے۔

روحانی کیمیاگری

ایک دفعہ لکھنؤ کا ایک کیمیاگر یہاں آیا اس نے دیکھا کہ اس قدر مہمان آتے ہیں جن کی حسب حال خاطر کی جاتی ہے۔ ظاہری طور پر جب کوئی صورت اس قدر آمدنی کی نظر نہیں آتی۔ تو یہ ضرور کیمیاگر ہوگا۔ وہ کیمیاگری کے اصول معلوم کرنے کے لئے یہاں ٹھہر گیا۔ مگر وہ حیران تھا۔ کہ یہاں کسی قسم کی کیمیاگری کا سامان نظر نہیں آتا۔ اس نے پورے طور سے تحقیق کی۔ مگر وہ کوئی ایسی بات معلوم نہ کرسکا۔ آخر مایوس ہوگیا۔ ایک روز جبکہ میں مرزا صاحب کے پاس بیٹھا تھا وہ بھی آیا اور کہنے لگا۔ میں اب جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا اور ٹھہریے۔ اس نے کہا۔ کہ بات یہ ہے میں آپ کو کیمیاگر سمجھتا تھا اور اس لئے یہاں ٹھہرا تھا۔ کہ کیمیاگری کا نسخہ آپ سے حاصل کروں۔ مگر میں نے آپ کو ہر طریق سے دیکھ لیا ہے۔ آپ کیمیاگر نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کو تو اللہ اور اللہ کے رسول کا عشق ہے۔

حسن سلوک

میاں شمس الدین صاحب نے لالہ صاحب سے کہا۔ کیا آپ اب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملتے رہتے ہیں۔ لالہ صاحب نے فرمایا۔ ہاں ہم ملتے رہتے ہیں۔ آپ خاص تقریبوں پر ہمیں مدعو کرتے ہیں۔ اور ہم سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ اور نہایت اعلیٰ اخلاق سے ہمارے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔

بندہ نے لالہ صاحب سے عرض کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود کی کوئی اور چشم دید بات بیان فرمائیں۔ ہمیں آپ کی زبان سے ایسی باتیں سن کر نہایت مسرت ہوتی ہے۔ اس پر لالہ صاحب نے فرمایا۔ میں چند اور باتیں بھی بتاتا ہوں۔ **دیکھو نماز تو سب پڑھتے ہیں۔ مگر جو نماز حضرت مرزا صاحب پڑھتے تھے۔ ویسی نماز میں نے کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نہایت دل لگا کر اور نہایت توجہ قائم کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اور جب آپ نماز پڑھتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا۔ کہ آپ نماز سے بڑھ کر کسی بات میں دلچسپی نہیں رکھتے۔**

عشق قرآن

آپ کو قرآن سے بھی خاص عشق تھا۔ آپ ہمیشہ رات کو دو تین بجے کے قریب اٹھتے اور نماز شروع کر دیتے بہت اطمینان سے نماز پڑھ کر پھر قرآن شریف پڑھتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ اس سونے کو آپ نوری ٹھونکا کہتے۔ اس کے بعد سیر کو جاتے۔ اور سیر میں بھی دینی باتوں میں مصروف رہتے۔ میں نے کبھی آپ کو بے کار نہیں دیکھا آپ ہروقت مصروف رہتے تھے۔ اور کام ہروقت دین کا کرتے۔ آپ کو ٹہلنے کی عادت تھی۔ اور پڑھا بھی ٹہل ٹہل کر کرتے تھے۔ آپ اپنے خاندان کے دوسرے افراد سے بالکل علیحدہ طبیعت رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کبھی بے معنی بات کرتے نہیں دیکھا۔ ہندوؤں سے آپ کا سلوک نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ ہمیشہ وہ بات کہتے۔ جو آپ کے دل میں ہوتی۔

سادگی کی برکت

میرا یہ یقین ہے کہ مرزا صاحب کی صاف گوئی کی برکت سے ان کی جماعت ترقی کرے گی۔ اور کوئی مخالفت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی۔ پہلے بھی بہت مخالفتیں ہوئی ہیں۔ وہ بھی مٹ گئیں اور آئندہ جو ہوں گی۔ وہ بھی مٹ جائیں گی۔

خاکسار غلام مرتضٰے خان۔ باغبانپورہ‘‘

(الفضل قادیان 24 دسمبر 1935ء صفحہ 5)

رسول اللہؐ پر کبھی جادو نہیں ہوا

حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی بیان فرماتے ہیں:۔

خدا کے فضل سے مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود (بیت) مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور ہم خدام حاضر تھے۔ حضور نے فرمایا کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔ جس کے اثر سے آپ کو نسیان ہوگیا تھا یہ بات غلط ہے کیونکہ پھر احکامات شرعیہ کا اعتبار نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا (ظالم کہتے ہیں کہ تم اس آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے) اگر یہ مان لیا جائے کہ آپ پر کبھی جادو ہوا تو اس وقت کے احکامات شرعیہ کا کیا اعتبار رہا۔ جادو اور نسیان کے مان لینے سے اس آیت کا استدلال صحیح نہیں رہتا۔ آپ پر کبھی جادو یا سحر نہیں ہوا‘‘۔

(افتخار الحق ص 494)

جنت کا قرب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

تیسرے وصیت کا مسئلہ ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بڑے بڑے مخلص فوت ہوجاتے ہیں ان کے آجکل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جاسکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذراسی سستی اس امر میں حائل ہوجاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلا انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزارہا آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔ پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہوجاتا ہے۔ پس جس قدر ہوسکے دوستوں کو چاہئے کہ وہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 13 ص 563)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

دینی تعلیمات کی روشنی میں

تمسخر واستہزا کی عادت اور اس کے نقصانات

معاملہ دنیا کا ہو یا دین کا غیر سنجیدہ طرز عمل اور ہنسی مذاق یا تمسخر کی عادت سے انسان کا وقار واعتبار ختم ہو جاتا ہے اور وہ بہت سے دینی و دنیوی فوائد اور ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے۔ دراصل تمسخر کرنے والا کم عقل اور بے وقوف ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سنجیدہ اور باوقار طرز عمل سے انسان کی ساکھ اور عزت میں اضافہ ہوتا ہے، معاشرہ میں اس کا اعتماد قائم ہوتا ہے اور اس کے معاملات و معمولات اور اقوال وافعال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اس کے اہل خانہ دوست احباب اور ہمنشیں بھی حصہ پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک فرقان حکیم میں ٹھٹھا اور تمسخر کی عادت کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 15 میں اسے منافقوں کی عادت قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ایک جگہ اپنے جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے تمسخر کی عادت کو جہالت کا فعل قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

”اور (اس وقت کو بھی یاد کرو کہ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں تمسخر کا نشانہ بناتا ہے؟ (موسیٰ نے) کہا میں (اس بات سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ (ایسا فعل کرکے) جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔“ (البقرہ:68)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی عزت و تکریم پر بہت زور دیا ہے وہ فرماتا ہے کہ ہم نے بنی آدم کو تکریم عطا کی ہے (بنی اسرائیل:71) لہٰذا کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی ہی نوع سے تعلق رکھنے والے اپنے انسان بھائی کو حقیر سمجھ کر اس سے تمسخر کرے اور دوسروں کی نظروں میں اسے گرانے کی کوشش کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کسی بھی انسان سے تمسخر نہ کرو۔ (ابن عساکر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قرآنی ہدایت ہی کی روشنی میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

”اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں۔“ (الحجرات:12) ہنسی ٹھٹھا اور دوسروں کو تمسخر کا نشانہ بنانے کی قبیح عادت سے اجتناب اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ جاہلانہ عادت دراصل منافقین اور منکرین انبیاء کی عادت ہے اور دینی غیرت وحمیت رکھنے والا کوئی انسان نبیوں کے مخالفین و منکرین جیسی روش کو اختیار نہیں کرسکتا۔ کلام پاک جگہ جگہ کفار کی اس خصلت کو بیان کرتا اور اسے قابل مواخذہ اور ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:۔

☆ سورۂ یٰس آیت نمبر 31 میں فرمان الٰہی ہے:۔

”ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

☆ سورۂ الزخرف آیت نمبر 8 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اس سے ہنسی نہ کرتے ہوں۔

☆ اسی طرح سورۃ الانبیاء آیت 42 میں فرماتا ہے:۔

”اور تجھ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں ان سے بھی ہنسی کی گئی تھی، لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جنہوں نے ان رسولوں سے ہنسی کی تھی ان کو انہی باتوں نے آکر گھیر لیا جن کے ذریعہ سے وہ نبیوں کی ہنسی اڑاتے تھے۔

☆ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی طرف یہ وحی کی کہ جو (لوگ) ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا تیری قوم میں سے (اب) کوئی اور شخص تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائے گا۔ اس لئے جو (کچھ) وہ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے تو افسوس نہ کر اور تو ہماری آنکھوں کے (سامنے) اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔

(سورۂ ھود آیات 37،38)

اس کے بعد آیت نمبر 39 سورۂ ھود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

”اور وہ (یعنی نوح) ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناتا چلا جاتا تھا اور جب بھی اس کی قوم میں سے کوئی بڑے لوگوں کی جماعت اس کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ اس پر ہنستی تھی (جس پر) اس نے (ان سے) کہا (کہ) اگر (آج) تم (لوگ) ہم پر ہنستے ہو تو (کل) ہم (بھی) تم پر ہنسیں گے جیسا کہ (آج) تم (ہم پر) ہنستے ہو۔ (ھود:39)

بالآخر قوم نوحؑ کے نافرمان لوگ اور حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا بھی پانی کے بے پناہ سیلاب اور طوفان میں غرق کر دیا گیا (العیاذ باللہ!)

اہل کتاب اور کفار بھی حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذاق اڑاتے تھے۔ مسلمان اذان دیتے تو اس کا بھی تمسخر اڑاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے ایماندارو! جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل (کی چیز) بنا رکھا ہے، ان کو اور ان کے سوا (دوسرے) کافروں کو (اپنا) مددگار نہ بناؤ اور اگر تم مومن ہو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جب تم (لوگوں کو) نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں یہ (بات ان میں) اس لئے (پائی جاتی) ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (المائدہ 58،59)

خدا، اس کے رسولوں، بزرگان دین اور خدا کے دین کے معاملہ میں کبھی ہنسی مذاق کا انداز اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ دین کی باتوں کے بیچ ہنسی مذاق کو لانا بھی منافقین و کفار کا شیوہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اور اگر تو ان سے پوچھے (کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو) تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے ہم تو صرف مذاق اور ہنسی کرتے تھے تو ان کو جواب دے۔ کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق اور ہنسی کرتے تھے۔ (التوبہ:65)

جس مجلس میں خدا، اس کے رسول، اس کے دین، امام وقت یا جماعتی اور دینی نظام کے خلاف باتیں شروع ہو جائیں، ان کی شان اور مقام و مرتبہ کو ملحوظ نہ رکھا جا رہا ہو یا جماعتی اتحاد و یک جہتی کو کمزور کرنے والی باتیں ہونے لگیں یا انتشار پیدا کرنے والی طرز اختیار کی جا رہی ہو یا دین کو تضحیک و تمسخر کا نشانہ بنایا جا رہا ہو اس مجلس کو فوراً چھوڑ دینا چاہئے اس سے الگ ہو جانا چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اور اس نے اس کتاب میں تم پر یہ (حکم) اتار چھوڑا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے متعلق اظہار سنو یا ان سے استہزا ہوتا ہوا سنو تو ان (ہنسی کرنے والوں) کے ساتھ (اس وقت تک) نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مشغول (نہ) ہو جائیں۔ تم اس (ہنسی کرنے والوں کے پاس (بیٹھنے کی) صورت میں یقیناً ان جیسے (متصور) ہوگے۔ (النساء:141)

اللہ، رسولؐ، اس کے نائبین یا بزرگان دین اور دین حق سے تمسخر کی ایک (نہایت خطرناک اور روحانیت کو تباہ کرنے والی اور دینی معاشرہ یا مخلصین جماعت کو سخت نقصان پہنچانے والی) یہ قسم بھی ہے کہ چند لوگ مجلس میں بیٹھے بیٹھے ہنسی مذاق پر اتر آئے اور اس ہنسی تمسخر کے دوران ادب کے مقامات پر بھی ہاتھ دو۔ بظاہر وہ اسے کوئی گناہ یا برائی خیال نہیں کرتے مگر ایک عارف باللہ کے نزدیک خدا اور رسول یا امام وقت کی باتوں کو ہنسی مذاق کے طور پر بیان کرنے یا دہرانے کی عادت روحانی اعتبار سے کس قدر خوفناک انجام سے دوچار کر دینے والی ہے۔ اس عادت سے بچنے، اسے ترک کرنے اور اس سے مجتنب رہنے کے لئے حضرت مصلح موعود کے درج ذیل ارشاد میں جو تاکید برنگ وعید پائی جاتی ہے، خدا اور رسولؐ کے مقدس نام اور دین کی غیرت کا جو غیر معمولی اظہار ایک خاص جوش کے ساتھ پایا جاتا ہے اسے پڑھ کر دین کی ادنیٰ سی محبت رکھنے والے انسان کا وجود اور دل لرز اٹھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 59 اور 60 کی تشریح و تبیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

”نیکی میں انسان صرف سنجیدگی کی وجہ سے ترقی کرسکتا ہے۔ انسان کتنی ہی عبادتیں کرے، کتنی ہی قومی خدمت بجالائے لیکن اس کے اندر سنجیدگی نہ ہو تو وہ کبھی بھی روحانی ترقی نہیں کرسکتا اور نہ قوم کے لئے صحیح طور پر مفید ہوسکتا ہے۔ بلکہ ایسے غیر سنجیدہ لوگ بعض دفعہ قوم کو خطرناک تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔ بظاہر حطة کو حنطة کہہ دینا ایک چھوٹی سی سے بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور کرو تو نہایت اہم بات ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام کے ساتھ تمسخر کیا گیا ہے۔ اس قسم کا تمسخر وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں سنجیدگی نہ ہو اور جس کے دل میں سنجیدگی نہیں نہ وہ دین کے لئے مفید ہوسکتا ہے اور نہ دنیا کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے اشتعال کے مواقع، چھوٹی چھوٹی حرص کے مواقع ایسے آدمیوں کو ملت اور ملک سے غداری کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں۔

آج .... جو دیندار کہلاتے ہیں علماء ہیں یا صوفیا ہیں وہ بھی دین کی باتوں سے تمسخر کر لیتے ہیں۔ کہیں بے موقع کلام پاک کی آیت پڑھ دیں گے، کہیں ہنسی کے موقع پر حدیث نبویؐ پڑھ دیں گے۔ حالانکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقام بہت بالا ہے، ان کی باتوں کو ہنسی اور تمسخر کے موقع پر بیان کرنا نہایت خطرناک بات ہے۔ یہ چیز دل کو سیاہ کر دیتی، روحانیت کو مار دیتی اور تقویٰ کو کچل دیتی ہے۔ اس گناہ پر غالب آنے کے لئے کسی بڑی محنت کی بھی ضرورت نہیں۔ کسی لالچ کو دبانے کا یہاں سوال نہیں۔ ایک معمولی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں میں یہ مرض پائی جاتی ہے وہ ایک ذرا سی توجہ سے اس نقص کو دور کر سکتے ہیں اور تھوڑی سی محنت کے ساتھ دل کی ایک ایسی اصلاح کر سکتے ہیں جو ان کو بڑے بڑے کاموں کے لئے تیار کر دے۔ پس خدا کی باتوں اور اس کے رسول کی باتوں میں ہنسی اور مذاق کو بالکل چھوڑ دو۔ یہ گناہ بے لذت ہے اور انسانی دل کو بالکل مردہ کر دیتا ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا ذکر جب بھی آئے اس کے ساتھ دل میں خشیت پیدا ہونی چاہئے۔ جس سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کبھی بھی توجہ کھینچے بغیر نہیں رہتا۔

اپنے ماں باپ سے کوئی شخص تمسخر نہیں کرتا، اپنے ماں باپ کی باتوں سے کوئی شخص تمسخر نہیں کرتا۔ پھر کیوں خدا اور رسولؐ کی باتوں کو ہنسی کے مواقع پر استعمال کیا جائے کیوں خدا اور رسولؐ کے نام کو تمسخر کے طور پر استعمال کیا جائے اور ایک سیکنڈ کے مذاق کے لئے عمر بھر کی عبادت کو ضائع کر دیا جائے۔ الحذر ثم الحذر۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 470)

آج دنیا میں دین اور دینی شعائر کی عزت ناموس اور حرمت کو قائم کرنے اور دعوت الی اللہ کی عظیم ذمہ داری ہم پر عائد کی گئی ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر وہ سنجیدگی پیدا کریں جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو اور دوسروں کے لئے ہم مشعل راہ بن جائیں۔ ہم بحیثیت انسان ہر دوسرے انسان ا احترام کریں اور ہنسی مذاق کی سنگین برائی کو اپنے وجود، اپنے معاشرے، اپنے گھروں اور اپنی مجلسوں سے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔

دیکھئے حضرت بانی سلسلہ ہمیں اس طرف متوجہ فرماتے ہیں:۔

☆ ''ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔''

(تبلیغ رسالت ص 94)

☆ ''سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص 446)

☆ ''تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے۔ حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں .... دردمند دل کے ساتھ سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کرو نہ ٹھٹھے اور ہنسی سے کیونکہ مردہ ہے وہ دل جو ٹھٹھا اور ہنسی اپنا طریق رکھتا ہے...... سفلہ اور کمینہ لوگوں اور اوباشوں کی طرح نہ چاہو کہ دشمن کو خواہ نخواہ ہتک آمیز اور تمسخر کا جواب دیا جاوے بلکہ دل کی راستی سے سچا اور پرحکمت جواب دو تا آسمانی اسرار کے وارث ٹھہرو۔'' (نسیم دعوت صفحہ 3 تا 5)

میرے آنسو اس غم دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے اور دنیا کے ہیں عالی منار
جس طرف دیکھیں وہیں اک دہریت کا جوش ہے
دیں سے ٹھٹھا اور نمازوں روزوں سے رکھتے ہیں عار
اے مرے پیارے مجھے اس سیل غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

(درثمین)

سیٹھ محمد اسحاق صاحب آف نواب شاہ

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

جسمانی لحاظ سے کمزور اور دبلے پتلے مگر حقیقتاً فولادی عزم اور مضبوط ارادوں کی علامت سیٹھ محمد اسحٰق صاحب بڑے صاحب کردار اور عملی انسان تھے۔ آپ باتیں کم اور عمل پر زیادہ یقین رکھنے والی دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ سیٹھ صاحب ہمارے ہم عصر اور قریبی دوستوں میں تھے۔ شاہجہانپور سے جب ہم نواب شاہ آئے تو یہاں ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب مرحوم، سیٹھ محمد اسحٰق صاحب اور سیٹھ محمد دین صاحب نواب شاہ کے قدیمی اور معروف احمدی دوستوں سے تعارف حاصل ہوا۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ سمیت مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جماعتی امور میں تعاون اور مشاورت کا سلسلہ قریباً ربع صدی پر پھیلا ہوا ہے۔ محمود ہال نواب شاہ کی خریداری وغیرہ سے متعلق سیٹھ محمد اسحٰق صاحب اور سیٹھ محمد یوسف صاحب کا مثالی تعاون مجھے حاصل رہا۔ سیٹھ محمد اسحٰق صاحب کے بڑے صاحبزادے عزیز محمد اشفاق صاحب میرے شاگردوں میں شامل ہیں۔ وہ اپنے ادبی ذوق کی وجہ سے اکثر میرے پاس آتے تھے۔ شاعری میں کچھ عرصہ مجھ سے اصلاح بھی لی۔ مضامین اور مسائل پر اکثر مشورہ کرتے رہتے تھے۔ لائبریری سے استفادہ کے شوق سے انہیں ذاتی لائبریری بنانے کا خیال آیا۔ اندرون سندھ عزیز محمد اشفاق کے پاس ایک ذاتی لائبریری موجود ہے۔ جس میں پانچ ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔

مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب 1928ء میں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پھر کاروبار کے سلسلہ میں اپنے والد سیٹھ محمد دین کے ساتھ امرتسر چلے گئے۔ سیٹھ محمد دین صاحب نے 1935ء میں احمدیت قبول کی۔ 1947ء میں تقسیم کے بعد سیٹھ صاحب لاہور منتقل ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد سیٹھ محمد اسحٰق صاحب اپنے والد محترم کے ساتھ تلاش معاش کے سلسلہ میں سندھ آئے۔ اتفاقاً نواب شاہ اسٹیشن پر اترے۔ یہاں کے حالات کا جائزہ لیا اور پھر نواب شاہ میں ہی قیام کا فیصلہ کر لیا اسٹیشن روڈ نواب شاہ پر دکان لے کر والد صاحب اور بھائیوں سے مل کر قلیل سرمائے سے کاروبار شروع کیا۔ 1960ء میں والد صاحب کی وفات کے بعد بھائیوں نے کاروبار اکٹھے جاری رکھا۔ بعد میں الگ کر لیا۔

دعا، محنت اور دیانتداری سے اسٹیشن روڈ نوابشاہ کی چھوٹی سی دکان کو کریانہ کے ایک معروف ادارے میں تبدیل کر دیا۔ مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب نے اس قدیمی دکان میں کاروبار جاری رکھا جبکہ آپ کے بھائی سیٹھ محمد یوسف صاحب (امیر ضلع نواب شاہ) نے آپ کے ساتھ والی دکان میں کاروبار شروع کر دیا۔ یہ دونوں دکانیں مہمانوں، مقامی احباب اور باہر سے آنے والے دوستوں کیلئے ایک کثیر المقاصد قسم کا سینٹر ہے جس سے بیک وقت دکان، دفتر مسافر خانہ اور دار الضیافت کا کام لیا جاتا ہے۔

محترم سیٹھ محمد اسحٰق Self Made انسان تھے۔ تجارت کی اونچ نیچ خوب سمجھتے تھے۔ منافع کم اور معیار اعلیٰ آپ کا بنیادی اصول تھا۔ معیار کے حصول کیلئے آپ دور دراز علاقوں کا سفر کرتے جو چیز جہاں سے اچھی ملتی وہیں سے خرید کر لاتے۔ اس سلسلہ میں کراچی سے لے کر اوچ شریف کا لا باغ اور پشاور تک کا سفر کثرت سے کیا۔ ایک بہت اچھا طریق جو آپ نے اپنے کاروبار میں جاری کیا وہ تھا ''ایک دام'' (Fixed Price) ہر چند کہ اندرون سندھ کے ماحول کے حساب سے یہ بات عجیب لگتی تھی اور خریدار ضد کرتے کہ ''قیمت کم کریں نیز کیا باٹا ریٹ ہے۔ یہ لندن تو نہیں کہ ایک ہی دام ہوں وغیرہ وغیرہ'' اس طرح کے فقرے اور تکرار روز کا معمول تھا مگر جب گاہک باہر سے پتہ کرتا تو سیٹھ صاحب کی بتائی ہوئی قیمت ہی مناسب سمجھ کر خریداری کر لیتا۔

ہمیں سیٹھ محمد اسحٰق صاحب کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ سرسری نظر کی بجائے گہری نظر سے معاملے کا تجزیہ کر کے اپنی رائے دیتے۔ سہل پسند نہیں تھے۔ خوش فہمی سے دور آپ کی سوچ بہت عملی (Practical) تھی۔ رفاہ عام کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ شادی اور غمی کے موقعہ پر اپنی مصروفیات کے باوجود کوشش کر کے شامل ہوتے۔ آپ کا نصب العین تعلقات توڑنے کی بجائے جوڑنا تھا۔ پرانے دوستوں، پرانے تعلقات کو بہت اہمیت دیتے۔ چھوٹی موٹی بشری کمزوریوں کو تعلقات میں حائل نہ ہونے دیتے۔ سخت محنت اور جدوجہد سے کاروبار کو اس رنگ میں چلایا کہ بہت اچھی ساکھ قائم ہوئی۔

باغبانی کا شوق تھا سکرنڈ روڈ والے مکان میں اگرچہ پودوں کیلئے زمین کم تھی پھر بھی خالی جگہ میں اور گملوں میں پودے اور پھول لگا رکھے تھے۔ فیملی کوارٹرز سے ہم جب اپنے گھر سے دکان سادات بکڈپو کی طرف آتے تو قریباً درمیان میں آپ کا گھر تھا۔ گھر میں لگائے ہوئے امرود کے پودے کا پھل بڑا لذیذ تھا۔ پھر اپنے شوق کو پروان چڑھانے کیلئے احمدیہ کالونی میں ایک بڑے پلاٹ میں باغ لگایا۔ پیرانہ سالی کے باوجود باغ میں ضرور جاتے۔ اپنے گاہکوں یا ملازمین سے کسی پودے کی تعریف سنتے تو کوشش کر کے وہ پودا منگوا کر باغ میں لگاتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دنیاوی آسائش میسر تھی مگر ہاتھ سے کام اور محنت کو عار نہیں سمجھا۔ محنت اور مسلسل محنت آپ کا طرۂ امتیاز تھا جب تک جسم میں سکت تھی کام کرتے رہے۔

سیٹھ محمد اسحٰق صاحب اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کا خاص خیال رکھتے۔ بڑی خاموشی سے جہاں ضرورت ہوتی مالی معاونت کا بندوبست کرتے۔ جو وعدہ کرتے اسے پورا کرتے۔ پنجاب میں چھوٹی مکھی کا شہد قریباً نایاب ہوتا جا رہا ہے کسی عزیز نے فرمائش کی تو فوراً اپنے باغ سے شہد اتروانے کا بندوبست کیا۔ گھر میں ضرورت کے باوجود شہد انہیں پنجاب بھجوا دیا۔

سیٹھ صاحب کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں ایک بیٹی آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی۔ پیرانہ سالی میں اس سانحہ کو ہمت اور صبر سے برداشت کیا۔ بچوں کی تعلیم اور تربیت کا خاص خیال تھا۔ بڑے بیٹے کو اچھے ماحول اور اچھی تربیت کیلئے ٹی۔ آئی کالج بھجوایا۔ چھوٹے بیٹے نے M.B.B.S کر کے دین کی خدمت کیلئے وقف کیا جو اس وقت ملک سے باہر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

2001ء میں سیٹھ صاحب کی صحت گرنی شروع ہوئی مگر وہ ہمت ہارنے والے نہیں تھے کچھ عرصہ بعد گرنے کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر ہو گیا۔ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے بھی ڈسٹرب ہو گئے۔ ساتھ ہی یرقان کی وجہ سے جگر نے کام کرنا قریباً قریباً چھوڑ دیا تھا۔ ہر ماہ بلڈ لگوانے کا انتظام کیا جاتا۔ ان سارے نامساعد حالات میں بھی حوصلہ نہیں ہارا۔ صبر، ہمت، جوانمردی اور دعا کے سہارے ان مشکلات کا مقابلہ کیا۔ مورخہ 7 دسمبر 2005ء کا بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ نواب شاہ ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل کرایا گیا۔ دوسرے دن 8 دسمبر 2005ء کو ہسپتال میں ہی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ مورخہ 9 دسمبر 2005ء کو نماز جنازہ کے بعد احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں تدفین ہوئی۔ احمدیہ قبرستان نواب شاہ کی زمین مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب اور سیٹھ محمد یوسف صاحب نے جماعت کو عطیہ کے طور پر دی ہے۔ نواب شاہ شہر کے علاوہ باہر کی جماعتوں کے احمدی احباب بھی کثرت سے نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سیٹھ محمد اسحٰق صاحب کے درجات بلند کرے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز سیٹھ صاحب مرحوم کی اچھی باتیں اور نیکیاں ان کی اولاد میں بھی جاری رہیں۔

☆......☆......☆......☆

محترم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ

میری رفیقہ حیات مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (مس قاضی)

میری رفیقہ حیات مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (مس قاضی) بنت مکرم قاضی عبدالمجید صاحب جو ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی بہو تھیں۔ مورخہ 27/اپریل 2006ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ سے میرا نکاح جلسہ سالانہ 1964ء کے موقع پر مکرم و محترم قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم نے پڑھا تھا اور رخصتی 21 نومبر 1965ء کو ہوئی۔ اس رخصتی کی ایک خاص بات یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جو صرف چند روز قبل خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے تھے نے شمولیت فرمائی اور مندرجہ ذیل تقریر فرمائی جسے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب خالد احمدیت نے ضبط تحریر میں لا کر روزنامہ الفضل ربوہ کو بغرض اشاعت بھجوایا۔ جو روزنامہ الفضل مورخہ 25 نومبر 1965ء میں شائع ہوئی۔

تلاوت و نظم کے بعد حضور نے فرمایا:۔

چند روز سے مجھے انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ ضعف بھی بہت ہے لیکن میرے لئے ممکن نہ تھا کہ ایک ایسے خاندان میں تقریب ہو جس کا نہایت گہرا اور پرانا تعلق حضرت مسیح موعود سے ہو اور میں اس تقریب میں شمولیت اختیار نہ کروں۔ اس لئے میں نے یہاں آنا ضروری سمجھا۔

آج جس بچی کی تقریب رخصتانہ ہو رہی ہے وہ قاضی فیملی سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ خاندان حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں احمدیت کی بڑی خدمت کر چکا ہے۔ اس خاندان کے افراد کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے راضی خوشی اپنی زندگی دین کی خدمت میں لگا دی۔ اس خاندان کے افراد کو نمایاں طور پر خدمت دین کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے بغیر کسی قسم کی جھجک اور ہچکچاہٹ کے اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت میں لگا دیا اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ دنیوی طور پر انہیں کیا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ انہیں دین میں بھی عزت دی اور دنیوی طور پر بھی اپنی نعمتوں سے نوازا۔ جس میں بعد کے آنے والے نوجوانوں کے لئے سبق ہے کہ جو لوگ یا جو خاندان اپنے آپ کو دین کی خدمت میں لگا دیتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے اور کس حد تک انہیں دینی طور پر ترقی دیتا ہے اور دنیا میں بھی ان کی عزت کو قائم کرتا ہے۔ اس خاندان کے بزرگوں کی ان خدمات کا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں کی تھیں۔ یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو عزت و عظمت عطا فرمائی ہے۔ اس خاندان کے بعض افراد میرے استاد بھی ہیں۔ سکول کے زمانہ میں بھی ایک استاد رہے ہیں اور کالج کے زمانہ میں بھی میرے ایک استاد قاضی فیملی میں سے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ ان کے بزرگ حضرت مسیح موعود کے وقت میں سلسلہ کی خاص خدمات بجالاتے رہے۔ مجھے اس خاندان کی اس بچی کے رخصتانہ کی تقریب میں شمولیت پر خوشی ہے۔

آج کے دولہا کے چچا مولوی محمد دین صاحب شہید سلسلہ کے مربی اور نڈر اور بے خوف (دعوت الی اللہ) کرنے والے تھے۔ وہ میرے کلاس فیلو بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت عطا فرمائی اور سمندر کی لہروں میں انہوں نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔ وہ اس وقت مشرقی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کی خاطر جانے کے لئے جہاز پر سوار تھے اور جنگ کے ایام تھے۔ جہاز تارپیڈو سے ڈبو دیا گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ مولوی صاحب موصوف میں یہ بڑی خوبی تھی کہ خدا کی راہ میں تکلیف کو وہ قطعاً تکلیف نہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کا درجہ عطا فرما کر ان کی جان کے تحفہ کو قبول فرمایا۔

اب میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور اس تعلق سے جو نسل پیدا ہو وہ اللہ کے دین کی خادم ہو اور رسول مقبول ﷺ کی محبت اپنے دلوں میں رکھنے والی ہو۔ آمین

میرے والدین نے یہ رشتہ قاضی فیملی کی نیک نامی، شرافت اور علمیت کو دیکھا اور اپنی ہونے والی بہو کو بغیر دیکھے پسند کیا۔ خداوند کریم جنت الفردوس میں ہر آن ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مرحومہ نے 1950ء میں میٹرک اور 1956ء میں ایم۔اے جغرافیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کرنے کے بعد ایک سال کنیرڈ کالج (Knaird College) لاہور میں بطور لیکچرار جغرافیہ ملازمت کی۔ اس کے بعد 1957ء سے 1969ء تک جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ میں پڑھایا۔ اس دوران آپ کو وائس پرنسپل بنایا گیا۔

1962ء میں جب ایف۔اے تک کی کلاسز کو ڈگری کلاسز سے علیحدہ کر کے ہائر سیکنڈری سکول بنایا گیا تو امۃ الحفیظ کو اس کی پہلی پرنسپل بنایا گیا۔ اس کا دورانیہ ایک سال کا تھا۔ نصرت ہائر سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو خط مرحومہ کو لکھا اس کا متن درج ذیل ہے۔ یہ خط افتتاحی تقریب میں پڑھا گیا۔

مثال شراب کہنہ در جام نو۔ نئے نام اور نئی تنظیم کے ساتھ آپ سب کو اس سکول کا اجراء مبارک ہو۔ اس باب علم کے کھلنے کے ساتھ ہی اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے در آپ کے لئے وا ہونے لگیں۔ اس کی نصرت آپ کے شامل حال ہوتی جائے۔ میری دعا اور تمنا ہے کہ کیا ٹیچریں، کیا طالبات سب کی سب نیک نمونہ احمدیت کی بنیں۔ دنیوی تعلیم تو ہر جگہ حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر جو نعمت دینی تعلیم کی آپ کو یہاں میسر ہے وہ اس وقت آپ کو کہیں اور نہیں مل سکتی۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ماحول انسانوں سے ہی بنتا ہے۔ آپ نیکی میں ترقی کریں گی تو یہ نیک ماحول خوب سے خوب تر ہوتا چلا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کمزوریاں دکھا کر ماحول خراب کیا تو یہ دھبہ شرمناک ہوگا ہم سب کے لئے۔ کیونکہ ہمارے لئے جو بھی عام...... سے زیادہ فخر کی چیز ہے وہ دولت دین و ایمان اور اعمال صالحہ و اخلاق فاضلہ ہی ہیں یہ نہیں تو کچھ نہیں۔

اپنا مقام اپنی پوزیشن اپنے فرائض کو پہچانیں اور ہر قدم پر یاد رکھیں۔ ایسی بنیں کہ ایک نمایاں نور ایمان آپ کی پیشانیوں پر چمکے اور صدق و صفا کی روشنی آپ کی آنکھوں سے جھلکے۔ خلق احسن کی ضیاء آپ کی ہر حرکت ہر ادا ہر فعل میں نمایاں نظر آئے۔ آپ کے منہ سے وقت کلام نیکی پاکیزگی اور محبت کے پھول جھڑیں، بوئے اخلاص آپ کے جسموں تک سے پھوٹ پھوٹ کر نکلے اور ایک عالم کو مہکا دے۔ آپ ہماری آئندہ نسل اور آنے والی نسلوں کی مائیں ہیں۔ خدا کرے کہ آپ وہ بنیں جو آپ کو بننا چاہئے۔ ہمارا ملک آزاد ہوا اور قوم نے غلامی کا جؤا بزعم خود اتار کر پھینک دیا مگر کیا آپ نے ذہنی غلامی سے آزاد ہوتے اب تک کسی کو دیکھا نہیں۔ ذہن ابھی تک غلام ہیں وہی فیشن پرستی، وہی برہنگی کی جانب ہر روز بڑھتا ہوا رجحان۔ اپنے پرانے آقاؤں کے ملک کی جانب نقالی کے لئے نظریں جمائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس سیل بلا سے بچ نکلنے کی توفیق دے۔ آپ نے تو حضرت مسیح موعود پر ایمان لا کر شیطان کا زور توڑا تھا۔ غلط عقائد کا جؤا اتار پھینکا تھا۔ دنیا کے رشتے توڑ دیئے تھے۔ رسوم کے بندھن کھول کر پھینک دیئے تھے اور ایک عہد واثق اپنے آقا کے ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا خدا تعالیٰ سے کیا تھا۔ کیا آپ اس کو بھول جائیں گی۔ خدا نہ کرے ایسا ہو اور ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ رعب دجال آپ کے دلوں پر حاوی نہ ہونے پائے۔ کچل ڈالیں اس دل کو جس میں غلط خواہشات آپ کی شان کے خلاف پیدا ہوں۔ پیس ڈالیں ہر اس جذبہ کو جو کجروی کی جانب لے جائے۔

میں نے بہت عرصہ ہوا جب میری لڑکی منصورہ کوئی ڈیڑھ سال کی تھیں خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود ایک کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ حضور لڑکیوں کے بارے میں کیا حکم ہے (ٹھیک یہی الفاظ تھے اس کے) آپ نے بڑے جلال سے جواب میں فرمایا ''جب تک تم اپنی بیٹیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی''۔

پہلا واضح مطلب اس کا تو یہی ہے کہ لڑکیاں احمدی لڑکوں کو دی جائیں کیونکہ ماں کی گود بچہ کا پہلا مکتب ہے اور احمدی ماں ہی بچہ کو سکھاتی کیا بلکہ اپنے دودھ میں احمدیت پلا سکتی ہے۔ دوسرا نتیجہ یہ کہ لڑکیوں کو بنیاد میں دیے جانے کے قابل بناؤ۔ اس بات کے لئے تم نے ان کو تیار کرنا اور انہوں نے تیار ہونا ہے کہ احمدیت کی عمارت کا بوجھ اپنے سینوں پر اٹھا سکیں۔ بنیاد میں کچی اینٹ بھربھری ریت کوئی عقلمند نہیں رکھتا۔ پختہ پائیدار عمارت بنانے کے لئے مضبوط پائیدار مسالہ بھی بنیاد کے لئے ضروری ہے۔ پس تقویٰ کو شعار بناؤ نیکی کے حصول کے لئے کوشاں رہو۔ بہادر بنو دینی کیریکٹر اپنا اتنا قوی بناؤ کہ دنیاداری کی ترک بھڑک تم پر کوئی اثر نہ ڈال سکے۔ دوسرے لوگ تمہارے پیچھے چلیں۔ تمہاری ریس کرنا فخر جانیں۔ تم ان کے لئے نمونہ بنو ان کو اپنے لئے نمونہ نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام مبارکہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے خط مورخہ 16 جون 1963ء میں لکھا۔

سکول کے متعلق آپ کی کوششوں اور کارروائیوں کو سنتا رہتا ہوں اور مجھے خوشی ہوئی کہ آپ سمجھ بوجھ سے کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی اور اخلاص میں برکت ڈالے۔

ربوہ میں قیام کے دوران مرحومہ کو خواتین مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعود کی صحبت صالحہ میں رہے اور اس سے استفادہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے خوب موقع فراہم کیا۔ خواتین خاندان حضرت مسیح موعود بھی مرحومہ سے بہت محبت اور شفقت کا سلوک فرماتیں۔ ہر خوشی کے موقع پر شمولیت کے لئے مرحومہ کو بلایا جاتا۔ میری بیوی نیک، صالحہ، دعا گو اور درگزر کرنے والی خاتون تھیں۔ بڑے سے بڑے نقصان کو بھی بڑے حوصلے اور ہمت سے برداشت کرتیں۔ سب عزیز و اقرباء رشتہ داروں اور تمام ملنے والوں اور والیوں سے ہمیشہ احسان کا سلوک کرتیں ہر ایک کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتیں۔

میری جیون ساتھی ایک بہترین بہو، بہترین بیوی، بہترین ماں اور ہر رشتہ میں بہترین تھی اور ہمارے لئے خدا کی بہت بڑی نعمتوں سے ایک نعمت تھی۔ دعا گو اور درود شریف کا ورد کرنے والی تھی۔ مجھے جب بھی کوئی مشکل کام ہوتا۔ صدقہ دیتا۔ حضور کو خط لکھتا اور مرحومہ کو دعا کے لئے کہتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مشکل دور کر دیتا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کو کہ خداوند کریم ہر قسم کی معذوری سے بچائے، انجام بخیر کی دعا کے لئے کہتے۔ وفات سے قبل جب طبیعت زیادہ خرابی کی طرف مائل تھی تو مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں سٹیشن پر بیٹھی ہوں اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تشریف لاتے ہیں میرے سر پر دوپٹہ درست کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیٹی کیسے بیٹھی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ گھر سے گھوڑی ابھی آئی نہیں اس کا انتظار ہے۔ انہوں نے کہا میں بندوبست کرتا ہوں۔

مرحومہ نے سب کی خدمت کی مگر کسی سے کوئی خدمت نہ کروائی۔ انسانوں سے ان کا سلوک بہترین تھا ہی مگر گھر کے جانوروں کا بھی خیال رکھتیں۔ مرحومہ کی وفات کے بعد ہمارے گھر کے کتے نے کھانا چھوڑ دیا اور اسی حالت میں باوجود ہمارے اسے پیار وغیرہ کرنے کے ساتویں دن مر گیا۔ (باقی صفحہ 6 پر)

ماخوذ

مرسلہ: قریشی محمد کریم صاحب

احمدی کاشتکاروں کے لئے

دھان کی بیماریاں اوران کا علاج

دھان کی فصل پر بکانئی (Foot Rot / Bakanae) پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight) بلاسٹ (Paddy Blast) تنے کی سڑانڈ (Stem Rot) اور بھورے دھبوں کی بیماری (Brown Spot) زیادہ حملہ آور ہوتی ہیں۔ جن کی علامات اور انسداد کا طریقہ درج ذیل ہے۔ ان بیماریوں کے کیمیائی انسداد کے لئے زرعی توسیعی کارکن کے مشورے سے سفارش کردہ زہروں کا استعمال کریں۔

دھان کی بکانئی

یہ بیماری ایک پھپھوندی (Fusaruim Monili Forme) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بیماری متاثرہ بیج کی کاشت سے اور پچھلے سال کے بیماری زدہ پرالی اور مڈھ کھیت میں موجود ہونے سے پھیلتی ہے۔ متاثرہ پودے صحت مند پودوں کی نسبت قد میں لمبے، باریک اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ تنے پر بیماری کے بھورے رنگ کے دھبے بن جاتے ہیں اور وہاں سے گل سڑ جاتا ہے۔ شدید متاثرہ پودے کے پتے نیچے سے شروع ہو کر اوپر تک سوکھ جاتے ہیں اور پودا مرجاتا ہے۔ تنا نیچے کی گانٹھوں سے گل جاتا ہے۔ متاثرہ حصے کے اوپر کی گانٹھوں سے جڑیں نکل آتی ہیں۔ بیماری سے پودا لمبا ہو کر مرجاتا ہے۔ اور اس پر سفید یا گلابی مائل سفید پھپھوندی کی روئیں دار تہہ پیدا ہوجاتی ہے۔ جس میں کروڑوں کی تعداد میں بیماری کے تخم ریزے (Spores) ہوتے ہیں یہ تخم ریزے دوسرے پودوں میں بیماری پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات متاثرہ پودے کے چند تنے (Tillers) مرجاتے ہیں اور باقی تنوں پر سٹے نکل آتے ہیں۔ لیکن ان میں دانے بہت تھوڑے بنتے ہیں۔ کھیت میں موجود چند بیمار پودے سارے کھیت کو آلودہ کردیتے ہیں۔ جو اگلے سال بیماری پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے بیماری سے متاثرہ فصل کا بیج ہرگز استعمال نہ کریں۔

طبعی انسداد

1۔ بیماری والے کھیتوں میں قوت مدافعت رکھنے والی اقسام اری۔ 6، کے ایس۔ 282 اور نیاب اری۔9 کاشت کریں۔

2۔ بیمار پودوں کو اکھاڑ کر ضائع کردیں۔

3۔ بیماری والے کھیت سے بیج ہرگز نہ لیا جائے۔

4۔ بکانئی سے متاثرہ نرسری کھیت میں منتقل نہ کریں۔

5۔ بیماری کی شدت کم کرنے کے لئے متاثرہ پودوں کو باہر نکال کر تلف کریں۔

دھان کے پتوں کا جراثیمی جھلساؤ

یہ بیماری ایک جرثومے (Xanthomonas Campestris Pv. Oryzae) کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ ہمارے حالات میں یہ فصل پر گوبھ کے وقت نمودار ہوتی ہے اور پتے کی نوک اور کناروں سے شروع ہو کر لمبائی اور چوڑائی میں بڑھتی ہے۔ پتے پر بیماری کے نشانات خمدار شکل کے ہوتے ہیں۔ بیمار حصہ نمدار دکھائی دیتا ہے۔ جو بعد میں سوکھ کر سفید ہوجاتا ہے اور پتہ اوپر کی طرف لپٹ جاتا ہے۔ بیماری ایک نمدار دھاری کی شکل میں پتے کی نوک یا کناروں سے پتے کے تندرست حصوں میں نیچے تک چلی جاتی ہے۔ دور سے فصل جھلسی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

طبعی انسداد

1۔ مقابلتاً قوت مدافعت رکھنے والی اقسام باسمتی 198 اور باسمتی پاک (کرنل باسمتی) کاشت کریں۔

2۔ کھاد کا بروقت اور مناسب استعمال کریں۔

3۔ بیماری کے شروع ہوتے ہی بیمار پودے اور ان کے اردگرد کچھ پودے اکھاڑ کر ضائع کردیں یا بطور چارہ استعمال کرلئے جائیں۔

4۔ بیماری والے کھیت کا پانی دوسرے کھیت میں نہ جانے دیں تاکہ بیماری دوسرے کھیتوں میں منتقل نہ ہوسکے۔

5۔ بیماری آنے پر کھیت کو وتر کا پانی لگائیں اور پانی دیر تک کھیت میں کھڑا نہ رہے۔

دھان کا بھبکا یا بلاسٹ

یہ بیماری ایک پھپھوندی جس کا نام (Pyricularia Oryzae) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ باسمتی پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا حملہ پودے کے پتوں، گانٹھوں، مونجر کی گردن اور مونجر پر ہوتا ہے۔ دھان کے وہ علاقے جہاں زمین میرا ہے اور اس میں پانی کھڑا کرنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ وہاں اس بیماری کا حملہ شدید ہوتا ہے۔ پتوں پر آنکھ کی شکل جیسے نشان بن جاتے ہیں۔ جو دونوں طرف سے نوکیلے ہوتے ہیں۔ اس کے کنارے گہرے بھورے اور ان کا درمیانی حصہ مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ سازگار حالات میں یہ نشان بڑے ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں اور پتے کے بڑے حصے کو خشک کردیتے ہیں جس کی وجہ سے پتے کی خوراک بنانے کی صلاحیت بہت کم رہ جاتی ہے۔ گانٹھوں پر حملہ کی صورت میں ان کے اردگرد سیاہ نشان پڑ جاتے ہیں۔ جو گانٹھ کو پوری طرح گھیر لیتے ہیں۔ اکثر متاثرہ گانٹھ اور اس کے اوپر والا حصہ سوکھ جاتا ہے۔ مونجر کی گردن پر یا منجروں پر حملہ کی صورت میں اس کے اردگرد سیاہی مائل نشانات ایک ہالہ بنالیتے ہیں۔ جس سے خوراک دانوں میں نہیں پہنچ سکتی اور دانے پورے نہیں بھر پاتے۔ جس سے پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں دانے کم بنتے ہیں اور ان میں نشاستہ کی کمی ہوجاتی ہے۔

طبعی انسداد

1۔ بیمار بیج ہرگز کاشت نہ کریں۔

2۔ فصل پچھیتی کاشت نہ کی جائے۔

3۔ کٹائی کے بعد متاثرہ فصل کے مڈھ اور پرالی جلا کر تلف کریں۔ کیونکہ ان میں بیماری کے تخم ریزے (Spores) ہوتے ہیں۔

4۔ نائٹروجن اور فاسفورس والی کھاد مناسب مقدار میں ڈالیں۔

5۔ گوبھ کی حالت سے لے کر مونجر نکلنے کے دو ہفتے بعد تک کھیت کو خشک نہ ہونے دیں۔

پتوں کا بھورا جھلساؤ اور بھورے دھبے

یہ بیماری دو پھپھوندیوں (Alternaria Padwickii) اور (Helminth Osporium Oryzae) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ بیماری باسمتی اور اری اقسام دونوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ وہ زمینیں جہاں پوٹاش کی کمی ہو وہاں اس بیماری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس بیماری کا حملہ پتوں اور دانوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ پتوں پر چھوٹے چھوٹے گول یا بیضوی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کے کناروں کا رنگ بھورا اور درمیانی حصہ خاکستری ہوتا ہے۔ شدید حملے کی صورت میں دھبوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ دانے پر حملے کی صورت میں قدرے گول یا لمبوترے سیاہی مائل بھورے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ پنیری پر حملہ کی صورت میں پنیری دور سے جھلسی ہوئی نظر آتی ہے۔

طبعی انسداد

1۔ بیماری سے پاک بیج استعمال کریں۔

2۔ نائٹروجن اور فاسفورس کھاد کی مناسب مقدار استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ پوٹاش والی کھاد کا بھی استعمال کریں۔

تنے کی سڑانڈ

اس بیماری کا سبب ایک پھپھوندی (Sclerotium Oryzae) ہے جو زیادہ تر اری اقسام پر حملہ آور ہوتی ہے۔ لیکن باسمتی۔ 385 بھی اس کے حملہ سے متاثر ہوتی ہے۔ اس بیماری کی علامات سٹہ نکلنے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ بیماری کے ثمری مخزن (Sclerotia) پانی کی سطح پر تنے کی اوپر والی پرت (Leaf Sheath) کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور سیاہی مائل بھورے نشان بنا دیتے ہیں۔ اوپری پرت گل جاتی ہے۔ بعد ازاں یہ بیماری تنے پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اس طرح تنا بھی گل جاتا ہے اور فصل گرجاتی ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں مونجر پر دانے نہیں بنتے اور وہ سفید نظر آتا ہے۔ اگر تنے کو متاثرہ جگہ سے چیرا جائے تو تنے کے اندر بے شمار سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے بیماری کے تخم ریزے نظر آتے ہیں۔

طبعی انسداد

1۔ کھیت میں موجود دھان کے مڈھ جلادیں تاکہ ان میں موجود بیماری کے ثمری مخزن تلف ہوجائیں۔

2۔ کھیت میں پانی زیادہ دنوں تک ایک ہی سطح پر کھڑا نہ رکھیں۔

3۔ بیماری سے متاثرہ کھیت کا پانی دوسرے کھیت میں نہ جانے دیں۔

4۔ لاب کی منتقلی کے 55,50 دن بعد تر وتر کا پانی لگائیں۔

5۔ زمین کی تیاری کے وقت بیماری کے ثمری مخزن پانی پر تیر کر کھیت کے کونوں کھدروں میں جمع ہوجاتے ہیں۔ انہیں وہاں سے اکٹھا کرکے تلف کریں۔

(بحوالہ پندرہ روزہ ’’زراعت نامہ‘‘ لاہور یکم جون 2005ء)

(بقیہ صفحہ 5)

میری بیوی کی وجہ سے گھر میں ہمہ وقت رونق رہتی۔ اس نے ہم سب کو گھر کے ہم و غم سے آزاد رکھا ہوا تھا۔ اسے بچوں کو تعلیم دلوانے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ نہ صرف اپنے بچوں بچیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی بلکہ ہر ملنے والے عزیز واقرباء کے بچوں کو بھی تعلیم کے میدان میں ہر ممکن مدد دی۔ مرحومہ بے انتہاء خوبیوں کی مالک تھیں۔ ان کی وفات پر سب ملنے والے، عزیز واقرباء ان کی شاگردوں نے خود گھر پر آکر اور بیرونی ممالک سے بذریعہ فون ان کی وفات پر تعزیت کی۔ خداوند کریم ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت کے صدقے مرحومہ کو جنت الفردوس میں ہر آن ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ ہمارے گھروں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں کا گہوارہ بنائے رکھے اور ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ ہم سے اس دنیا میں بھی راضی ہو اور آخرت میں بھی راضی اور اپنے علاوہ کسی کا بھی کسی کام میں محتاج نہ کرے۔ آمین

اوپر والا ہاتھ

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ دینے اور سوال سے بچنے کی تلقین کی اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ حدیث نمبر 1339)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ بیگم صاحبہ میر مبشر احمد صاحب تحریر کرتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم زاہد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 25 جون 2006ء کو بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مکرمہ لبنیٰ منصور صاحبہ بنت مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم زاہد محمود صاحب مکرم پیر شریف احمد صاحب مرحوم کے نواسے اور مکرمہ لبنیٰ منصور صاحبہ مکرم چوہدری مظفرالدین بنگالی صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ دونوں خاندانوں کا تعلق حضرت صوفی احمد جان صاحب مرحوم لدھیانوی سے ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک طاہر احمد صاحب جیکب آباد حال محلّہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا عزیزم خاور احمد بعمر 7 سال جو کہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آرہا تھا مورخہ 24 مئی 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ بچہ مکرم ملک سردار خان صاحب آف جیکب آباد کا پوتا اور مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش قادیان کا نواسہ تھا احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم صلاح الدین زرگر صاحب احمد جیولرز ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ مبشرہ مبین صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم داؤد احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ساکن مڑ چک نمبر 45/R.B تحصیل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں مبلغ -/36000 روپے حق مہر پر مورخہ 26۔ اپریل 2006ء کو کیا۔ مکرمہ مبشرہ مبین صاحبہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ جو کہ اماں اروڑی کے لقب سے معروف تھیں اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھیں کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

کالج آف میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی اسلام آباد نے دو سالہ ایچ ایس سی، ایم ایل ٹی (55 نشستوں پر) داخلے کا اعلان کیا ہے۔ میٹرک رایس ایس سی یا مساوی تعلیم مع سائنس مضامین فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کم از کم مجموعی طور پر 60 فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کی ہو۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 جولائی 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 2 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ ایم بی اے، ایم بی اے ایگزیکٹو، ماسٹر آف بینکنگ اینڈ فنانس، بی بی اے، بی آئی ٹی، بی ایس (اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس اکنامکس (بی کام آنرز، بی ایس) کمپیوٹر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، الیکٹریکل انجینئرنگ، ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ، ٹیکسٹائل ڈیزائن ٹیکنالوجی، ٹیکسٹائل انجینئرنگ) ایم ایس (کمپیوٹر سائنس، الیکٹریکل انجینئرنگ، ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ، ٹیکسٹائل کیمسٹری) پی ایچ ڈی کمپیوٹر سائنس، الیکٹریکل انجینئرنگ، ٹیکسٹائل کیمسٹری، ایم اے ایجوکیشن، ایم ایڈ پی ایچ ڈی ایجوکیشن۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 اگست 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 2 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔

لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر واٹر اینڈ میرین سائنسز اوتھل (بلوچستان) نے درج ذیل ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ بی ایس (آنرز) ڈی وی ایم (پانچ سالہ پروگرام) بی ایس ایگریکلچر (آنرز) بی اے (آنرز) انگریزی، بی اے (آنرز) اکنامکس۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 اگست 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 2 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔

پاکستان میرین اکیڈمی کراچی نے نیوی میں بطور مرچنٹ شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اس کیلئے انٹرمیڈیٹ سائنس کے ساتھ سیکنڈ ڈویژن میں پاس کرنا ضروری ہے نیز یکم جنوری 2007ء تک 20 سال سے زیادہ عمر نہ ہو۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 اگست 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 2 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

(مجلس نابینا ربوہ)

1987ء سے قائم مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 3 جولائی 2006ء کو ایوان محمود (بیسمنٹ) میں اپنی سالانہ (یکم جولائی 2005ء تا 30 جون 2006ء) تقریب تقسیم انعامات منعقد کی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے تلاوت مکرم حافظ ابراہیم عابد صاحب نے کی نظم مکرم مبارک احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں بتایا گیا کہ۔

☆ مجلس نابینا ربوہ نے سال کے دوران اہم جماعتی تاریخی دنوں کی مناسبت سے پانچ تقاریب منعقد کیں۔ جن میں علماء کرام سے علمی لیکچرز کروائے جاتے رہے۔ اسی طرح قومی تہواروں پر بھی 6 پروگرام منعقد کئے گئے۔ جن میں یوم آزادی، یوم مزدور، یوم سفید چھڑی، یوم پاکستان قابل ذکر ہیں۔ دوران سال 4 مشاعروں کا بھی اہتمام کیا گیا اور 6 تفریحی پروگرامز کئے گئے۔ علماء کرام اور دوسری جماعتی شخصیات سے ملاقاتوں کے بھی پروگرام کئے گئے۔

حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام کو بریل رسم الخط میں منتقل کروایا گیا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود کی کتاب سیر روحانی کی آڈیو کیسٹ تیار کی گئی۔ اسی طرح اب تک 10 آڈیو کیسٹس تیار کی جا چکی ہیں۔ مجلس کے ممبران کو کرسی اور چارپائی بننے کی مشق بھی کروائی گئی۔ ایک ممبر ماہر ہو چکے ہیں جبکہ تین کسی حد تک سیکھ چکے ہیں اور راہنمائی ملنے پر جلد مہارت حاصل کر لیں گے۔ مجلس کے ممبران خلافت لائبریری میں بلائنڈ سیکشن سے بھی استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ جس کی اوسط 7 اراکین روزانہ ہے اور باقاعدہ ہفتہ وار میٹنگ بھی ہوتی رہی جس کی اوسط حاضری 15۔ افراد ہے۔

دوران سال مجلس نابینا ربوہ نظارت امور عامہ اور بعض شخصیات کے انفرادی تعاون سے مستحقین کی امداد بھی کرتی رہی۔ جیسے بیماری میں یا شادی اور عیدین کے مواقع پر۔

علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے سہ ماہی نصاب مقرر کیا گیا اور پھر امتحان لے کر اس کا جائزہ بھی لیا جاتا رہا اور مجلس کی زیر نگرانی پانچ نابینا افراد کلاس پنجم تا ایم اے میں زیر تعلیم ہیں۔

نابینا افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کے اندر عزم و ہمت پیدا کرنے کیلئے 17 جون سے 3 جولائی 2006ء تک پندرہ روزہ علمی، ورزشی اور فنی کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں قرآن، احادیث، دعائیں، اختلافی مسائل، منظوم کلام حضرت مسیح موعود وخلفاء کے علاوہ عربی، اردو اور انگریزی محاورے بھی سکھائے گئے۔ روزانہ علماء کرام و بزرگان سلسلہ سے لیکچرز اور تعارفی ملاقاتیں کروائی گئیں اس کے علاوہ کرسی اور چارپائی بننا سکھایا جاتا رہا۔ ایک مشاعرہ اور تفریحی پروگرام کی بھی تشکیل دیا گیا۔ اسی طرح اراکین کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خطوط بھی لکھوائے گئے اس رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے اختتامی کلمات میں مجلس نابینا ربوہ کی مساعی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ یہ رپورٹ سن کر بینا افراد کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ اگر یہ لوگ اس قدر کام کر سکتے ہیں تو ہمیں بہت کچھ کرنا چاہئے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی اس کے بعد تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت پر مجلس نابینا لجنہ کو بھی منظم کیا جارہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے عزم و ہمت میں برکت دے اور ان کے حوصلوں کو ایسی طاقت دے کہ یہ لوگ معذوری کے باوجود معاشرہ کا مفید وجود بنتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرتے رہیں۔

تقریب آمین

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ کے تین بچوں کی قرآن کریم کا پہلی دفعہ دور مکمل کرنے پر تقریب آمین مورخہ 24 مارچ 2006ء کو منعقد ہوئی۔ خاکسار نے ان سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ بچوں کے نام یہ ہیں۔ (1) اطہر پرویز ولد مکرم پرویز احمد صاحب (2) ملیحہ ضمیر بنت مکرم ضمیر احمد جنجوعہ صاحب (3) فوزیہ مجید بنت مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرے اور صحیح معنوں میں قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے والے ہوں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب بھٹی دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شیر محمد صاحب باجوہ مرحوم جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم سابق امام بیت الفضل لندن کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں 30 جون 2006ء کو بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ اسی دن مرحومہ کی نماز جنازہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں بعد نماز جمعہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے خاکسار کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خوبصورت معیاری، وال کلاک، کلائی کی گھڑیاں، الارم ٹائم پیس
انصاف واچ ہاؤس سیل اینڈ سروس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ PP:6213760

خبریں

انتخابات میں ووٹ نہ ملے تو عوام کو خدا حافظ کہہ دونگا صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ انتخابات میں عوام انہیں صدر دیکھنا چاہتے ہیں تو ان کی حمایت کرنے والے افراد کو ووٹ دیں لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا تو خود ہی عوام کو خدا حافظ کہہ دوں گا۔

25 شرپسند ہلاک ڈیرہ بگٹی میں سیکیورٹی فورسز نے کارروائی کر کے 25 شرپسندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ شرپسند گیس پائپ لائن اور بجلی کے ٹاور تباہ کرنے کے علاوہ بارودی سرنگیں بچھانے میں ملوث تھے۔ ہیلی کاپٹر سے کارروائی کی گئی۔ سیکیورٹی فورسز کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اپوزیشن جلد استعفے دے پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ میری دعا ہے کہ اپوزیشن جلد استعفے دے۔ آئین اسمبلی کی مدت بڑھانے کی اجازت دیتا ہے۔ ہم ضمنی الیکشن کروادینگے۔

اسلام کے ٹھیکیدار صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اسلام کے ٹھیکیدار انتہا پسندی کو فروغ دے رہے ہیں عوام دہشت گردی کے خاتمہ اور امن و ترقی کیلئے حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

منظور وٹو مقدمات میں باعزت بری لاہور ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کو بیت المال کے فنڈ استعمال کرنے کے تین مقدمات سے باعزت بری کر دیا ہے۔

ڈاکٹر قدیر کے بارے میں مزید معلومات نہیں وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ڈاکٹر قدیر کے بارے میں ہمارے پاس مزید کوئی معلومات نہیں ہیں۔ اسامہ بن لادن کے ٹھکانے کا کسی کو علم نہیں۔ مجھے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ایرانی تنازعہ ختم ہونے سے خطے کا ٹمپریچر کم ہوگا۔

ریلوے کے کرایہ نہیں بڑھیں گے شیخ رشید احمد وزیر ریلوے نے کہا ہے کہ نہ ریلوے کے کرایے بڑھیں گے اور نہ ہی اثاثوں کی نجکاری ہوگی خانیوال رائے ونڈ اور لاہور راولپنڈی اور لاہور اور کراچی کے درمیان نئی تیز رفتار ٹرینیں چلائی جائیں گی۔ ریلوے ہسپتالوں کی حالت بہتر بنائی جائے گی۔

گرمی اور حبس میں اضافہ پنجاب اور سندھ میں قیامت خیز گرمی اور حبس کے باعث مزید 27 افراد جاں بحق ہو گئے۔ ملک بھر میں بجلی کے بحران اور لوڈ شیڈنگ میں اضافہ سے شہری سخت پریشانی کا شکار رہیں۔ کئی شہروں میں واپڈا کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ بجلی کے ساتھ پانی بھی غائب ہو جانے سے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ربوہ میں گزشتہ چند دنوں سے شدید گرمی اور حبس کا زور تھا 5 جولائی کو بعد دوپہر تیز آندھی اور موسلا دھار بارش ہوئی اور موسم خوشگوار ہوگیا مگر جمعرات کی صبح کو گرمی اور حبس میں پھر اضافہ ہوگیا۔

صدر مشرف کی وردی حروں کے روحانی پیشوا پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ صدر مشرف کو صدر رہنا ہے تو وردی ضروری ہے امریکہ کا پرویز مشرف پر سے ہاتھ ہٹانا کوئی نئی بات نہیں۔ بے نظیر اور نواز شریف کا کوئی مستقبل نہیں ڈنڈے سے چیزیں ٹوٹتی ہیں بنتی نہیں۔

درخواست دعا

☆ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میری پوتی عزیزہ رغیبہ خالد بعمر دس سال اپنڈکس پھٹ جانے کی وجہ سے شدید علیل ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اور مکمل شفاء عطا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جولائی

طلوع فجر	3:28
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

فلیٹس کرائے کیلئے خالی ہیں
انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے ساتھ فرسٹ فلور پر 2 عدد فلیٹس کرائے کیلئے خالی ہیں۔ دو بیڈ روم، ایک ڈرائنگ ڈائننگ، ایک سٹور ایک کچن، دو باتھ روم ٹائلٹ
برائے رابطہ
0425164679
0333-4251399

مکان برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں ایک نیا تعمیر شدہ فرنشڈ مکان برائے فروخت ہے۔ خود رہائش کی خواہش مند چھوٹی فیملی کے لئے نہایت موزوں۔ انویسٹر حضرات سے معذرت
برائے فوری رابطہ: 0321-7705625

رفیق دماغ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ فون: 047-6214300-6212310

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
اہل ربوہ کو ویزہ کیلئے پراپرٹی اسیسمنٹ کی سہولت موجود ہے پروفیشنل ٹیکس نمبر E&TD#-13
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوئی گئی ریلوے روڈ ربوہ
فون: 047-6214220-0300-7704214
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر 0304-3213500

ھوالشافی ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال
احمد ٹاؤن داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

پانی لانے کا مسئلہ؟
Q2S Marketing

اوسی ایس کی جانب سے جلسہ سالانہ UK پر
ٹکٹس کی بکنگ اور مفت ہوم ڈیلیوری کی سہولت، روانگی آپ کی مرضی کے مطابق KHI-LHE-ISB سے ان ایئر لائنز پر
اتحاد ائیرویز۔ قطر ائیرویز۔ گلف ائیرویز
O.C.S سنٹر گولبازار ربوہ فون: 047-6213624 لطیف اے اکمل: 0333-6527874
کراچی: 021-5803212 لاہور: 042-7552811 اسلام آباد: 051-2821167
OCS
UAN#:111-202-202 WWW.OCS.COM.PK

C.P.L 29-FD

جلسہ سالانہ 2006ء کی خوشی میں احمدی احباب کیلئے خوشخبری =/5000 میں Neosat Digital ریسیور کے ساتھ مکمل ڈش لگوائیں
دھماکہ آفر
فخر الیکٹرونکس
The House of Quality Products.
اس کے علاوہ فریج ٹی وی اے سی واشنگ مشین کوکنگ رینج مائیکرو ویو اوون روم کولر وغیرہ
سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
سپیشل شادی پیکج
-/49500 روپے بمعہ ہوم ڈیلیوری لاہور
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
Fakhar Electronics 1 Link Mecleod Road Jodhamall Building Lahore
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614